بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اس)
کیلئے قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جب کہ غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
القرآن الکریم
ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان
ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانۂ شمع رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
تفسیر صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی
ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ ۙ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدَىٰ ۠ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ

خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ

اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا

اٰمَنَّا یہ تبرّا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کردیا۔ (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالاتِ فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کردیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ ف۲۰ یہاں "شَیَاطِین" سے کفّار کے وہ سردار مُراد ہیں جو اِغواء (ورغلانے) میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن وبیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض بَراہِ فریب و اِستہزاء، اس لیے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فسادانگیزی کے مَواقع ملیں۔ (خازن) ف۲۱ یعنی اظہارِ ایمان تمسخُر کے طور پر کیا۔ یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ اِستہزاء وتمسخُر کفر ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن اُبَی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی ایک روز انہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن اُبَی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں انہیں کیسا بناتا ہوں؟ جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابنِ اُبَی نے پہلے حضرت صدیق اکبر کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم)۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اے ابن اُبَی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خَلق ہیں، اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نِفاق سے نہیں کی گئیں بَخدا ہم آپ کی طرح مومنِ صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہارِ ایمان واِخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہوکر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور اِستہزاء کرتے ہیں۔ (اخرجه الثعلبی والواحدی و ضعفه ابن حجر و السیوطی فی لباب النقول) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام وپیشوایانِ دین کا تمسخُر اڑانا کفر ہے۔ ف۲۲ اللہ تعالیٰ اِستہزاء اور تمام نقائص وعُیوب سے مُنَزَّہ وپاک ہے، یہاں "جزاءِ استہزاء" کو استہزاء فرمایا گیا تاکہ خوب دل نشین ہوجائے کہ یہ سزا اس ناکردَنی فعل کی ہے۔ ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئینِ فصاحت ہے جیسے "جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ" میں۔ کمالِ حسنِ بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملۂ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا۔ ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے، یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہوگئے، یا تمام کفّار کے حق میں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں فطرتِ سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کیے، ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل وانصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ: اس آیت سے بیعِ تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید وفروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔